

از عدالت الاعظمیٰ

آل انڈیاری پورٹر لمیٹڈ، ناگپور

بمقابلہ

راماچندر ادھنڈو داتار

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ غلط طریقے سے نوکری کی برطرفی کیلئے معاوضے کا حکم۔ تنخواہ کے بقایا جات، سود اور اخراجات، اگر تنخواہ کی رقم کے برابر ہو۔ آجر کا اختیار تنخواہ سے انکم ٹیکس میں کٹوتی کرنے کا اختیار۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعہ 18(2)، 46(3)۔

دیوانی مقدمے میں مدعا علیہ نے اپنے آجر کے خلاف اپیل کنندہ کمپنی کے خلاف ایک رقم کا حکم نامہ حاصل کیا جس میں اس کی ملازمت کے غلط خاتمے، تنخواہ کے بقایا جات، سود اور دعویٰ کے اخراجات کا معاوضہ بھی شامل تھا، اور پھر اس فرمان پر عمل درآمد کے لئے درخواست دی گئی۔ انکم ٹیکس افسر نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 46 کے تحت مدعا علیہ پر ایک نوٹس پیش کیا اور ضلعی جج کے پاس درخواست دی کہ اپیل کنندہ کو انکم ٹیکس، سرچارج اور سپرنٹیکس کے ذریعہ کٹوتی کرنے کی اجازت ہے جو رقم بردی گئی ہے اور سرکاری خزانے میں ادائیگی کرتے ہیں۔ اپیل کنندہ کمپنی نے اس اعلان کیلئے عمل درآمد عدالت میں بھی درخواست کی کہ وہ اس رقم پر واجب الادا ٹیکس کی کٹوتی کے حقدار اور پابند ہیں۔ ضلعی جج نے اپیل کنندہ کمپنی کو ہدایت کی کہ وہ انکم ٹیکس اور سپرنٹیکس محکمہ انکم ٹیکس کو ادا کریں اور انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لئے عدالت میں بقایا جات ادا کریں۔ اپیل میں ہائی کورٹ نے ضلعی جج کے حکم کو تبدیل کر دیا اور مدعا علیہ کے دعوے کے مطابق اس فرمان پر عمل درآمد کی ہدایت کی۔ اپیل کنندہ کمپنی کی اپیل پر،

یہ کہا گیا کہ جواب دہندہ کے خلاف ٹیکس کا تخمینہ نہ ہونے کی وجہ سے انکم ٹیکس آفیسر دفعہ 46(5) کے تحت کوئی نوٹس جاری نہیں کر سکتا جس میں اپیل کنندہ کمپنی سے کمی کی رقم سے ٹیکس کی کٹوتی کی ضرورت ہوتی ہے۔

رقم کی کمی کا ایک کافی حصہ جواب دہندگان کی "تنخواہ" کی نمائندگی نہیں کرتا تھا: اس میں مدعا علیہ کی ملازمت کو غلط طریقے سے ختم کرنے کا معاوضہ، چھ ماہ کے نوٹس کے بدلے میں تنخواہ، سود اور مقدمے کے اخراجات شامل تھے، یہ ایک فیصلہ تھا۔ اس حکمنامے میں قرض اور انکم ٹیکس کی ادائیگی کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا جو مدعا علیہ کے فرمان کے مطابق عمل میں لایا جاسکتا تھا۔ اس لئے اپیل کنندہ کمپنی دفعہ 18 ذیلی دفعہ (2) ایکٹ کے تحت انکم ٹیکس کی کٹوتی کی حقدار یا پابند نہیں تھی۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 327 آف 1959۔

28 جون 1956 کے حکم سے اپیل، بمبئی عدالت عالیہ، ناگپور میں پہلی اپیل نمبر 15 آف 1954۔

اے۔ وی۔ وسونا تھا ساستری، شکر آندا اور اے۔ جی۔ رتنا پارکھی اپیل کنندہ کیلئے۔

کے۔ این۔ راجا گوپالا ساستری بطور میکس کیوری۔

29 نومبر 1960۔ عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس شاہ۔ رام چندر دھنڈو داتا راس کے بعد جواب دہندہ کے طور پر حوالہ دیتے ہوئے اپیل کنندہ کمپنی نے اپنی اشاعت کی شاخ میں ملازمت کی تھی۔ 23 مارچ 1943 کو معاہدے کے ذریعہ، اپیل کمپنی نے جواب دہندگان کو یکم اپریل 1943 سے ادائیگی کرنے پر اتفاق کیا، سالانہ معاوضہ مجموعی فروخت کے $3\frac{1}{2}$ فیصد کے برابر یا 12000 روپے جو بھی زیادہ تھا۔ یہ معاہدہ پہلی بار یکم اپریل 1943 سے دس سال تک جاری رہنا تھا، اور جواب دہندگان کے مرضی پر قابل تجدید تھا جیسے اس کی خواہش کے مطابق۔ 19 اپریل 1948 کی تاریخ کے نوٹس کے ذریعہ، 22 اپریل 1948 کو جواب دہندگان پر خدمات انجام دیں، اپیل کنندہ کمپنی نے جواب دہندہ کی ملازمت ختم کر دی۔ اس کے بعد جواب دہندگان نے پانچویں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، ناگپور کی عدالت میں ایک دیوانی مقدمہ دائر کیا، جس میں 1,30,000 روپے کے فرمان کے لئے ملازمت کے غلط خاتمے، تنخواہ اور سود کے بقایا جات کے معاوضے کی رقم تھی۔ 17 جولائی 1953 کو، جواب دہندگان کے ذریعہ موصولہ رقم کا کریڈٹ دینے کے بعد عدالت نے 42,359 روپے کا ایک فرمان منظور کیا (جس میں روزگار کے خاتمے کے معاوضے کے طور پر 36,000 روپے شامل تھے اور چھ ماہ کے نوٹس کے بدلے تنخواہ کے طور پر 6,000 روپے) اور فیصلے پر اخراجات اور سود۔ اس کے بعد جواب دہندہ نے اس فرمان کو دیوانی عدالت میں درخواست دی اور دعویٰ کیا کہ اپیل کنندہ کمپنی کے ذریعہ دائر کر اس مقدمے میں اس کے خلاف 54,893-12-0 سے کم روپے 18,501-10-0 کا دعویٰ کیا گیا۔ انکم ٹیکس آفیسر، ناگپور نے، جواب دہندگان پر انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 46 کے تحت ایک نوٹس پیش کیا اور ڈسٹرکٹ جج، ناگپور کو یہ بھی اطلاع دی کہ اپیل کنندہ کمپنی کو ماخذ میں کٹوتی کرنے اور سرکاری خزانے میں ادائیگی کرنے کی اجازت ہے۔ 15,956-13-0 کے طور پر انکم ٹیکس، سرچارج اور سپر ٹیکس کے طور پر روپے کی رقم پر 50,972-2-0 جواب دہندگان کو دیا گیا۔ اپیل کنندہ کمپنی نے یہ بھی درخواست دی کہ عمل درآمد عدالت یہ اعلان کرتی ہے کہ اپیل کنندہ کمپنی اس رقم پر ٹیکس میں کٹوتی کرنے کا پابند ہے اور قانون میں پابند ہے۔ فاضل جج نے اپیل کنندہ کمپنی کو ہدایت کی کہ وہ انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی وجہ سے جواب دہندگان کی وجہ سے انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی وجہ سے انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کو 15,956-13-0 سے ادائیگی

کریں اور رسید دائر کرنے کے بعد عدالت میں بقایا ادا کرنے کی ہدایت کریں۔ محکمہ انکم ٹیکس سے ٹیکس کی ادائیگی کے لئے۔ ناگپور میں ہائیکورٹ آف جوڈیکچر سے اپیل میں، ضلعی جج کے ذریعہ منظور کردہ حکم کو تبدیل کر دیا گیا اور اس پر عمل درآمد کیا گیا جیسا کہ جواب دہندگان کے ذریعہ دعویٰ کیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کمپنی کا دعویٰ ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 18 (2) کے تحت، یہ جواب دہندگان کو قابل ادائیگی تنخواہ پر مناسب شرح پر مناسب شرح پر حساب کتاب کرنے کا پابند ہے کیونکہ اس فرمان کی نمائندگی کی گئی تنخواہ کے تحت رقم ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 18 ذیلی دفعہ (2) جہاں تک یہ مواد ہے یہ فراہم کرتا ہے کہ کوئی بھی شخص جو "تنخواہوں" کے تحت معاوضہ وصول کرنے والی کسی بھی رقم کی ادائیگی کرتا ہے۔ شرح "تنخواہ" کے تحت تشخیص کی متوقع کل آمدنی پر لاگو شرحوں کی اوسط کی نمائندگی کرتی ہے۔ ذیلی دفعہ (7) نے اعلان کیا ہے کہ دفعہ کے ذریعہ مطلوبہ ٹیکسوں میں کٹوتی کرنے میں ناکام رہنے والا شخص اس طرح کے ٹیکس کے سلسلے میں پہلے سے طے شدہ طور پر تشخیصی سمجھا جائے گا۔ مقننہ نے، یہ ظاہر کیا ہے، ملازم کو ادائیگی کی جانے والی تنخواہ پر مناسب شرح پر ٹیکس کم کرنے کا فرض آجر پر عائد کیا گیا ہے اور اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو، اس سے کٹوتی نہیں کی جاسکتی ہے۔ لیکن کٹوتی کی ذمہ داری قانون میں پیدا ہوتی ہے، اگر رقم مقررہ رقم ہے اور تنخواہ کے طور پر قابل ادائیگی ہے۔ اس معاملے میں، انکم ٹیکس آفیسر کے ذریعہ جواب دہندگان کو قابل ادائیگی کی رقم پر ٹیکس کا کوئی جائزہ نہیں لیا گیا ہے۔ دفعہ 46 (5) کے تحت، کسی بھی شخص کو کسی تشخیصی کو تنخواہ دینے والے شخص کو انکم ٹیکس افسر کے ذریعہ بعد میں ٹیکس کے بقایا جات کی کٹوتی کی ضرورت ہو سکتی ہے اور آجر اس طرح کی تقاضا کی تعمیل کرنے اور حکومت کے کریڈٹ میں کٹوتی کی رقم ادا کرنے کا پابند ہے۔ لیکن اس آرڈر کو تب ہی منظور کیا جاسکتا ہے جب انکم ٹیکس کا اندازہ کیا گیا ہو اور بلا معاوضہ رہا ہو۔ یہ غیر متنازعہ ہے کہ مادی وقت پر، جواب دہندگان کے خلاف کسی ٹیکس کا اندازہ نہیں کیا گیا۔ انکم ٹیکس افسر کو اس کے مطابق دفعہ 46 (5) کے تحت نوٹس جاری کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ اور نہ ہی انکم ٹیکس افسر یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ کمپنی کے ذریعہ قابل ادائیگی کے لئے فیصلہ کن فیصلہ منسلک کرنے کے لئے دیوانی عدالت میں درخواست دے کر گارنٹیشن کی کارروائی کی نوعیت کے ذریعہ ٹیکس کی وصولی کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ انکم ٹیکس آفیسر کے ذریعہ پیش کردہ درخواست کو لہذا نظر انداز کیا جانا چاہئے۔ بلاشبہ، آجر اس ایکٹ کی دفعہ 18 کے ذریعہ ہے جس کی ادائیگی اس کے ذریعہ ادائیگی کی جانے والی تنخواہ سے کٹوتی ہے جو اس کے ملازم سے لگتی ہے جو متوقع کل آمدنی پر لاگو اوسط شرح پر ٹیکس کی رقم ہے۔ لیکن کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اپیل کنندہ کمپنی اور جواب دہندگان کے درمیان بھی کم رقم تنخواہ کی نمائندگی کرتی ہے؟ جواب دہندگان نے تنخواہ کے بقایا جات، ملازمت اور دلچسپی کے غلط خاتمے کے معاوضے کے لئے ایک فرمان کے لئے مقدمہ دائر کیا تھا۔ عدالت نے اس دعوے پر ایک حکم نامہ منظور کیا، یہ ایک فیصلے کا اعزاز بن گیا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ مقدمے میں اپیل کنندہ کمپنی کے لئے کھلا ہو سکتا ہے کہ وہ جواب دہندگان کے ذریعہ انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لئے فرمان میں کوئی فراہمی کے لئے عدالت میں درخواست دے سکے، لیکن اس طرح کی

کوئی فراہمی نہیں کی گئی۔

ہمیں اس اپیل میں فیصلہ کرنے کا خدشہ نہیں ہے کہ آیا جواب دہندگان کے ہاتھوں میں، جب اس کے تحت اس کی وجہ سے، جب ادائیگی کی جاتی ہے تو، ٹیکس کا ذمہ دار ہوگا۔ اس سوال کا تعین اس اپیل میں نہیں ہوتا ہے۔ اس سوال کا تعین کرنا ہے کہ کیا اپیل کنندہ کمپنی اور جواب دہندگان کے مابین جو رقم فیصلہ کی گئی ہے اس کی تنخواہ کی ادائیگی کی وجہ سے ہے جس کی دفعہ 18 کے ذریعہ عائد کی جانے والی قانونی ذمہ داری کو راغب کیا گیا ہے۔ دیوانی عدالت کے ذریعہ یہ دعویٰ معاوضے کے لئے تھا، ملازمت کے غلط خاتمے کے لئے، تنخواہ کے بقایا جات، نوٹس اور سود اور اخراجات کی مدت کی وجہ سے تنخواہ اور تنخواہ کھاتے میں کم رقم نکالنے کیلئے تھا۔ جس رقم کے لئے عملدرآمد کا مطالبہ کیا گیا تھا وہ رقم تھی جس کے خلاف اس ڈیگری کے تحت دعویٰ مجریائی دی گئی۔ ملازمت کے غلط خاتمے کے لئے کسی آجر کے ذریعہ کسی ملازم کو قابل ادائیگی کرنے والے معاوضے کو تنخواہ کی نوعیت کے طور پر سمجھا جائے، جب دعویٰ عدالت کے فرمان میں ضم ہو جاتا ہے تو، دعویٰ ایک فیصلے اور فیصلے کے کردار کو قبول کرتا ہے۔ قرضوں کی دفعہ 18 کو قابل اطلاق نہیں بنایا گیا ہے۔ دیوانی عدالت کے ذریعہ منظور کردہ فرمان کو ضابطہ اخلاق کے تحت جائز کٹوتیوں اور ایڈجسٹمنٹ کے تحت عمل میں لایا جانا چاہئے۔ فیصلہ لینے والا، اگر اس کے پاس پیسوں کے لئے اس ڈیکر ہے تو، دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ وہ وہاں کی رقم کو مجریائی دے۔ اگر اس فرمان میں کوئی ایڈجسٹمنٹ ہو تو، ایڈجسٹمنٹ کے نتیجے میں ہونے والی رقم کے لئے حکم نامہ عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ ایک تیسرا شخص جس نے فیصلے کے کریڈیٹ کے خلاف حکم نامہ حاصل کیا ہے وہ فرمان سے منسلک ہونے کے لئے درخواست دے سکتا ہے اور اس طرح کے فرمان کو تیسرے شخص کے دعوے کے تحت عمل میں لایا جاسکتا ہے: لیکن فیصلے کرنے والا ایک کی عدم موجودگی میں، مطمئن ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا، اس فرمان میں سمت اس پر اثر انداز ہونے کے لئے کسی تیسرے شخص کے دعوے کو فیصلے۔ کریڈیٹ کے خلاف، اور صرف بیلنس ادا کریں۔ اس قاعدے کو اس کے عہد کے مطابق عملدرآمد کیلئے لازمی طور پر کسی قانونی شق کے ذریعہ اس میں ترمیم کی جاسکتی ہے۔ لیکن انکم ٹیکس ایکٹ میں کچھ بھی نہیں ہے جو اس درخواست کی حمایت کرتا ہے کہ فطرت کے فیصلے کے تحت قابل ادائیگی کی رقم کے سلسلے میں، مقرض انکم ٹیکس میں کٹوتی کرنے کا حقدار ہے جو اس کے ذریعہ قابل ادائیگی اور قابل ادائیگی ہو سکتا ہے۔ فیصلہ اس درخواست پر قرض دہندہ کہ اس کارروائی کی وجہ سے اس پر یہ حکم نامہ منظور کیا گیا تھا وہ ملازمت کا معاہدہ تھا اور اس دعوے کا ایک حصہ جو ملازم کی تنخواہ یا تنخواہ کے بدلے تنخواہ یا نقصانات کی وجہ سے نمائندگی کرتا ہے۔

اپیل کنندہ کمپنی کے وکیل نے ویسٹ منسٹر بینک لمیٹڈ بمقابلہ رچس (18 ٹیکس کیسز 159) میں ہاؤس آف لارڈز کے فیصلے پر بھرپور انحصار کیا۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس میں ویسٹ منسٹر بینک ٹرسٹی آف ون X-R کے خلاف ایک R کے ذریعہ لائے گئے ایک کارروائی میں، 36,255 پاؤنڈ پرنسپل اور سود کے طور پر، 10,028 پاؤنڈ کے لئے ایک فرمان دیا گیا تھا۔ اس کے بعد بینک نے اس اعلامیے کے لئے ایک کارروائی کی کہ اس نے R کے ذریعہ کارروائی

میں فیصلے کو پورا کیا ہے جس کی رقم 5,014 ڈالر سے کم ہے، مؤخر الذکر رقم جو فیصلے کے ذریعہ دیئے گئے سود پر آمدنی ٹیکس کی نمائندگی کرتی ہے۔ ہاؤس آف لارڈز کے پاس یہ رکھا گیا تھا کہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1918 کے شیڈول ڈی اور جنرل رول 21 کے اندر، 10,028 کو "سود کا پیسہ" تھا، اور اس سے انکم ٹیکس کٹوتی کے قابل تھا۔ اس صورت میں، بینک کی جانب سے آگے بڑھی جانے والی واحد دلیل ویسکاؤنٹ سائمن، ایل۔سی۔ پیرا 187 کی تقریر میں پیش کی گئی ہے۔

"اپیل کنندہ کا دعویٰ ہے کہ اگرچہ، 10,028 ڈالر کی اضافی رقم قرض کی رقم میں سود میں اضافہ کرنے کے اختیار کے تحت دی گئی ہے، اور اگرچہ فیصلے میں سود کہلاتا ہے، لیکن واقعی انکم ٹیکس کو راغب کرنے جیسے سود نہیں ہے، بلکہ یہ نقصانات ہیں۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ دونوں تصورات کے مابین کوئی لازمی عدم مطابقت نہیں ہے۔ اصل سوال، یہ فیصلہ کرنے کے مقاصد کے لئے کہ آیا انکم ٹیکس ایکٹ کا اطلاق ہوتا ہے، کیا یہ اضافی رقم سرمایہ ہے یا آمدنی، یہ نہیں کہ یہ رقم نقصانات ہو یا سود۔"

اس معاملے میں ہاؤس آف لارڈز نے اکثریت کے ذریعہ یہ کہا ہے کہ فیصلے کے تحت، 10,028 ڈالر سے نوازا گیا، اس میں سرمائے کی نمائندگی نہیں بلکہ سود کی نمائندگی کی گئی تھی اور وہ ٹیکس کا ذمہ دار ہے۔ ہمارے خیال میں، اس معاملے کا موجودہ معاملے کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ ہم سے پہلے کے معاملے میں، جواب دہندگان کے حق میں ایک فرمان منظور کیا گیا ہے: سول پروسیجر کوڈ کی اسکیم کے تحت، اس فرمان کو اس طرح عمل میں لانا ہوگا جیسے یہ کھڑا ہے، اس طرح کی کٹوتیوں یا ایڈجسٹمنٹ کے تحت جو کوڈ کے تحت جائز ہیں۔ ٹیکس کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی جس کا جواب دہندہ اس رقم کے سلسلے میں ادا کرنے کا اندازہ کیا گیا تھا جب تک کہ اپیل کنندہ کمپنی نے جواب دہندگان کی مبینہ ٹیکس کی ذمہ داری کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ جیسا کہ اپیل کنندہ کمپنی اور جواب دہندگان کے درمیان، رقم تنخواہ کی نمائندگی نہیں کرتی تھی۔ اس نے فیصلے کی نمائندگی کی اور اس پر انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لئے، اس فرمان میں کوئی فراہمی نہیں کی گئی۔

ضابطہ دیوانی کوڈ اس نوعیت کی ایک کارروائی پر پابندی عائد کرتا ہے جو ویسٹ منسٹر بینک کے کیس (سوپرا) میں دائر کیا گیا تھا۔ عملدرآمد کا دفاع اگر کسی کو بھی عملدرآمد میں بڑھایا جانا چاہئے نہ کہ ایک علیحدہ کارروائی کے ذریعہ۔ جواب دہندگان کو اپیل کنندہ کمپنی کے ذریعہ ادا کی جانے والی رقم تنخواہ نہیں تھی بلکہ فیصلے کا مرتبہ تھا، اور اس قرض کی ادائیگی سے پہلے اپیل کنندہ کمپنی جواب دہندگان کے ذریعہ قابل ادائیگی سورس ٹیکس میں کٹوتی کا دعویٰ نہیں کر سکتی ہے۔ اور نہ ہی اپیل کنندہ کمپنی اس بنیاد پر اس کی درخواست کا جواز پیش کرنے کی کوشش کر سکتی ہے کہ فیصلے۔ کریڈیٹر کسی تیسرے شخص کا مقروض تھا۔

مینی کلیم چیئیر بمقابلہ انکم ٹیکس آفیسر، مدورا (1) میں اس کیس کا اصول، جس پر اپیل کنندہ کمپنی کے ذریعہ حوالہ دیا گیا کو بھی رکھنے کی کوشش کی گئی تھی، اس میں آسانی سے کوئی درخواست نہیں ہے۔ مینی کلیم چیئیر کے معاملے (1) میں، رقم کے حکم نامے پر عمل درآمد کرتے ہوئے فیصلے سے متعلق کچھ جائیدادیں کی فرقی اور فروخت کی گئیں اور فروخت کی

آمدنی عدالت نے وصول کی۔ انکم ٹیکس آفیسر جس نے اس کے ذریعہ ادائیگی کرنے والے ڈگری ہولڈر کا اندازہ کیا تھا اس نے اپنی دوسری آمدنی پر اس کے ذریعہ ادائیگی کی تھی، اس نے عدالت میں درخواست دی تھی کہ وہ اس کو فروخت سے باہر ادائیگی کی ہدایت کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ یہ اعتقاد کیا گیا تھا کہ انکم ٹیکس کے دعوے کو ادائیگی میں ترجیح کا حقدار تھا اور عدالت کے پاس انکم ٹیکس کے طور پر رقم کی ادائیگی کے لئے درخواست پر آرڈر دینے کا موروثی اختیار تھا۔ ٹیکس کا اعتراف کیا گیا تھا، اور ٹیکس کی بازیابی کے لئے کافی حد تک کارروائی کا اندازہ انکم ٹیکس آفیسر نے کیا تھا۔ ان حالات میں یہ منعقد کیا گیا تھا کہ عدالت کے پاس فرمان کے حامل کے کریڈٹ میں کھڑی رقم سے ٹیکس کی براہ راست بازیافت کا دائرہ اختیار تھا۔ اس معاملے کے اصول کا موجودہ معاملے کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہو سکتا ہے۔

جواب دہندہ ہمارے سامنے پیش نہیں ہوا تھا، لیکن ہماری مدد محترم راجا گوپالا ساستری نے کی ہے اور ہم اس کے ثبوت اور کیس کے مختلف پہلوؤں کو حقیقی تعریف پر رکھنے کے لئے اس کے مقروض ہیں جس کی وجہ سے اس سوال کا تعین کرنے میں سوال کا تعین کیا گیا تھا۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے خارج کر دیا جاتا ہے۔ چونکہ جواب دہندگان کے لئے کوئی پیشی نہیں تھی، لہذا اخراجات کا کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل خارج کر دی گئی۔